مقدس اوراق کے متعلق سوال جواب

مجیب: مولانا عرفان صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی ہاشم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Lar:6090

تاریخ اجراء: 18محرم الحرام1438ھ/20اکتوبر2016ء

دَارُالاِفْتَاء اَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ :

(1)مقدس اوراق جن پر اسمائے مقدسہ یا آیات وغیرہ ہوں ان کو جلا کر راکھ سمندر میں ڈال دی جائے تو ایسا جائز ہے یا نہیں ؟اور اگر اخبار کی ایک جانب جاندار کی تصویر اور دوسری جانب آیت قرآنی وغیرہ ہو تو ایسے اخبار کو جلا سکتے ہیں یا نہیں۔؟

(2)دعوت اسلامی کے مدنی مراکز فیضان مدینہ اور مدارس المدینہ وغیرہ میں وسعت ہو تو مقدس اوراق محفوظ کرنے کے لیے کنویں بنا سکتے ہیں یا نہیں ؟

(3)مختلف علاقوں سے مقدس اوراق اکٹھے کرکے دعوت اسلامی کے مدنی مراکز فیضان مدینہ یا مساجد میں عارضی طور پر رکھ سکتے ہیں یا نہیں تاکہ جب اتنے جمع ہوجائیں کہ ایک ٹرک وغیرہ بھر سکے تو انہیں محفوظ کرنے کے لیے بھیجا جاسکے۔

(4)اوراق مقدسہ محفوظ کرنے کے لیے جو باکسز نصب کیے جاتے ہیں ان میں بعض اوقات پیسے،ٹوپی، مصلے اور کتب و رسائل وغیرہ نکلتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

(5)جب دریا خشک ہوجاتے ہیں اور ان میں پانی نہیں ہوتا وہاں زمین کھود کر مقدس اوراق کو دفن کیا جاسکتا ہے ؟

(6)اگر کسی شخص نے اس لیے رقم دی کہ اس سے مقدس اوراق کے باکسز بنوا کر لگوائیں کیا اس رقم کو اوراق مقدسہ کے اجیروں کو بطور اجارہ دے سکتے ہیں ؟

(7)کیا اوراق مقدسہ کو مشین کی مدد سے ریزہ ریزہ کرکے پانی میں بہایا جاسکتا ہے ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1)جن کاغذات پر آیات قرآنیہ لکھی ہوں ان کو کسی صورت نہیں جلا سکتے۔ دوسری طرف تصویر ہو تب بھی نہیں جلا سکتے ۔اور اس کے علاوہ جو مقدس اوراق ہیں ان پر سے مقدس اسماء،اللہ تعالی،نبیوں،رسولوں اور فرشتوں علیہم الصلوۃ والسلام وغیرہ

مقدس ہستیوں کے نام حذف کرنے کے بعد ان کو جلا سکتے ہیں البتہ بہتر یہی ہے کہ محفوظ مقام پر دفن کر دیا جائے۔

(2)دعوت اسلامی کے مراکز فیضان مدینہ اور مدارس المدینہ عموماً وقف کی جگہ پر بنے ہوتے ہیں اور وقف میں خلاف مصرف تصرف کرنا جائز نہیں اور اسے اس کی پہلی حالت پر باقی رکھنا واجب ہوتا ہے لہذا وہاں مقدس اوراق ڈالنے کے لیے کنواں نہیں بنا سکتے۔

(3)عام طور پر لوگ کم مقدار میں مقدس اوراق مسجد میں لا کر رکھ دیتے ہیں لیکن مختلف علاقوں سے اتنی زیادہ مقدار کہ ٹرک بھر جائے اسے مسجد میں رکھنے کا عرف نہیں ہے لہذا عرف سے ہٹ کر زیادہ مقدار مسجد میں نہیں رکھ سکتے۔

(4)مقدس اوراق کے باکسز میں جو پیسے ہوتے ہیں وہ عموماً وہ ہوتے جو کسی راہ گیر کے راستے میں گر جاتے ہیں تو بعض لوگ اٹھا کر ایسے باکسز میں ڈال دیتے ہیں اور یہ عموماً ہوتے بھی چند سکے ہیں۔یہ لقطہ ہیں کسی نیک مصرف (فقیر یا مسجد و مدرسہ) میں استعمال کر دیئے جائیں۔

چندے کے باکسز میں موجود مصلے، ٹوپیاں اور کتب و رسائل عموماً نا قابل استعمال ہوتے ہیں اور جو قابل استعمال ہوتے ہیں یہ عموماً مالکوں نے خود ہی رکھے ہوتے ہیں اور ان کی طرف سے اجازت ہوتی ہے کہ یا کوئی لے لے یا دفن کر دیئے جائیں۔اور جس چیز کی مالک کی طرف سے لینے کی اجازت ہوتی ہے اسے لے سکتے ہیں۔لیکن ان میں ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے کہ مثلاً کسی کی گاڑی وغیرہ پر جاتے وقت ٹوپی گر گئی یا کوئی رسالہ وغیرہ گر گیا اور کسی نے باکس میں رکھ دیا۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو چیزیں قابل استعمال ہیں وہ کسی فقیر کو دے دیئے جائیں۔

(5)خشک دریاوں میں جگہ کھودنا اگر انتظامیہ کی طرف سے جرم و منع نہ ہو تو وہاں جگہ کھود کر دفن کر سکتے ہیں۔

(6)جو چندہ مقدس اوراق کے باکسز بنانے کے لیے ملا ہے اس سے مقدس اوراق کے متعلقہ کاموں پر مامور اجیروں کو اجرت نہیں دے سکتے کہ یہ چندے کا غیر مصرف میں استعمال ہے جو جائز نہیں۔

(7)اوراق کو مشین میں ریزہ ریزہ کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس میں جو عموماً طریقہ کار اپنایا جاتا ہے اس میں ادب کا لحاظ نہیں ہوتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net